اردو شعرا کے کلام میں وطن کی محبت اور آزادی کا تصور

ڈاکٹر رحمت علی شاد

Dr. Rahmat Ali Shad

Head of Urdu Department,

Govt. Faridia Postgraduate College, Pakpattan.

Abstract:

The poetry of Urdu poets is pregnant with the ideas of love and freedom. Pakistan is an embodiment of the desires of the Muslim Ummah of the subcontinent . The Muslims made relentless struggle for the accomplishment of their dream i.e. freedom of Pakistan. Ultimately our extraordinary efforts of attaining a separate land bore fruit and Pakistan emerged as a sovereign state where we could sing the songs of love and freedom. Our country is truly a heaven on earth. Love for the country and freedom outtop everything . The people of high acclaim like Quaid -e-Azam , Meer and Sir Syed were forced to leave the homeland but they could not leave it owing to their love for the land. There are numerous poets and writers like Zafar Ali Khan, Hasrat Mohani , Jigar Murad Abadi , Afsar Merthi ,Asarar Ul- Haq Majaz , Allama Iqbal, Joosh Malih Abadi , Akhtar Sherani , Faiz and Ahmad Nadeem Qsami who have sung the songs of love and freedom forthe homeland.

میں حیراں ہوں وطن کی حمدِ عظمت کس طرح گاؤں
کہاں سے لفظ لاؤں اور کہاں سے میں زباں لاؤں(۱)

پاکستان برِ عظیم کی ملتِ اسلامیہ کی تمناؤں کا مظہر ہے۔اس کے لیے مسلمانوں نے بے پناہ جدو جہد کی، مستعد ہوش مند ہونے کا ثبوت دیا۔ ہر قسم کی قربانیاں دیں، مالی ایثار کیا، جانوں کا نذرانہ

پیش کیا، سیاسی چال بازیوں کا توڑ کیا، غنڈہ گردی کا مقابلہ کیا اور اتحاد، تنظیم و یقینِ محکم کے ذریعے دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ہم دامے، درمے، قدمے، سخنے، ہر طرح کی کاوشوں کے بعد بالآخر وطنِ عزیز کی صورت میں ایک الگ خطہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے جہاں ہم آزادی کے گیت گا کر اپنے خوابوں کی تعبیر پا سکیں۔ بڑے وثوق سے اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا وطن جنتِ ارضی سے کم نہیں جہاں گل پوش وادیاں، فلک بوس پہاڑ، روئی کے گالوں سے ڈھکی چٹانیں، ہنستے مسکراتے لہکتے مرغزار، چمکتے اور دمکتے ہوئے سبزہ زار، ساز بجاتی اور گیت گاتی ندیاں اور رنگ و نور میں نہائے ہوئے نظاروں کی سرزمیں ہے طفیل ہوشیار پوری اپنی ایک نظم ''ہمارا وطن'' کے عنوان سے وطن کی دلکش وادیوں، لہلہاتے کھیتوں اور حسین صحراؤں کے متعلق لکھتے ہیں:

پیارا پیارا وطن ہے ہمارا وطن
آرزوؤں کا دل کش سہارا وطن
سرمئی وادیاں ، لہلہاتے چمن
اس کے صحرا حسیں دلنشیں اس کے بن
رشکِ فردوس ہے آج سارا وطن
پیارا پیارا وطن ہے ہمارا وطن(۲)

ہمارا پیارا وطن پاکستان ہماری آنکھوں کا نور اور ہمارے قلب کا سرور ہے۔ یہ وہ کوہِ طور ہے جس کی تجلیات سے ہمارے سینے معمور اور ہماری نظریں مخمور ہیں۔ یہ وہ سلسبیل و کوثر ہے جس کے آبِ حیات سے ہماری زندگی قائم و دائم ہے۔ یہ آبِ حیات بہتے دریاؤں کی سرزمین ہے جس سے ہماری آرزوؤں اور تمناؤں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ آزادی اور حب الوطنی ایک فطری جذبہ ہے۔ انسان کو قدرتی طور پر اپنے وطن کے در و دیوار سے، اس کے گلزار و سبزہ زار سے، اس کے کوچہ و بازار سے اور اس کے غنچہ و خار سے ایک اُنس ہوتا ہے بلکہ ایک سطح پر جا کر خار غنچوں سے بھی زیادہ اچھے لگنے لگتے ہیں۔ جیسے ''خارِ وطن از سنبل و ریحان خوشتر''۔

وطن کی محبت اور آزادی وہ چیز ہے جہاں ایک چیونٹی بھی اپنے دیس کو ملکِ سلیماں پر ترجیح دیتی دکھائی دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ''جو سکھ اپنے چوبارے وہ نہ بلخ نہ بخارے'' بالکل اسی طرح ایک عربی کہاوت ہے کہ حُب الوطن من الایمان یعنی ''وطن کی محبت ایمان سے ہے'' اور ایک انگریزی مقولہ "East or West - Home is The Best" بھی اسی بات کی ترجمانی کرتا ہے۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمانے لگے تو مکہ سے باہر ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر ایک بار پھر مکہ کی طرف رُخ کیا اور فرمایا:

''مکہ تو مجھے بڑا عزیز ہے لیکن تیرے رہنے والے مجھے رہنے نہیں دیتے۔''(۳)

مذکورہ جملے میں آزادی کی ، جذبات کی اور محبت کی وہ ساری حدت وحرارت موجود ہے جو جذبوں کوسوز وگداز اور زندگی کوسوز وساز عطا کرتی ہے بقول علامہ محمد اقبال:

تیرے سینے میں ہے پوشیدہ رازِ زندگی کہہ دے
مسلماں سے حدیثِ سوز وسازِ زندگی کہہ دے (۴)

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وطن کی محبت محض بلند بانگ دعوے ہی نہیں خواہ دعوے دار مریخ ومشتری کی خبر ہی کیوں نہ لائے، آسمان سے تارے توڑ لانے کی خوشخبری کیوں نہ سنائے وہ شخص محبّ وطن کبھی نہیں ہوسکتا ہے جو اپنے ملک سے مخلص نہ ہو، آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیرتا ہو۔ وطن کی محبت اپنے جلو میں کچھ تقاضے لے کر آتی ہے جن میں آئین کی پاسداری، سماجی شعور کا مظاہرہ، بزم ہو یا رزم شخصی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دینا ہی وطن کی محبت کا تقاضا ہے کیوں کہ توحید کی خوشبو سے مہکتا ہوا ہمارا پیارا وطن پاکستان خدائے لم یزل کی بے مثال رحمت کا استعارہ ہے۔

سرسید نے ایک دفعہ دگرگوں حالات کی بدولت دل برداشتہ ہوکر مصر جانے کا ارادہ کر لیا تھا مگر وطن کی محبت آڑے آگئی اور ترکِ وطن کا ارادہ ترک کر دیا۔ قائداعظم بھی انگلستان چلے گئے تھے مگر وطن کی محبت کی کشش کشاں کشاں وطن واپس کھینچ لائی۔ سرسید نے اگرچہ عمر کا بڑا حصہ علی گڑھ میں گزارا مگر دلی کی محبت ہمیشہ دل میں موجزن رہی۔ میر تقی میرؔ لکھنؤ جانے پر مجبور ہوگئے لیکن دلی کے گلی کوچے انہیں رہ رہ کر یاد آتے اور وہ تڑپ تڑپ جاتے تھے۔ حبیب موسوی رقم طراز ہیں:

بڑھی ہے سفر میں وطن کی محبت
مکینوں کو کیا کیا مکاں کھینچتے ہیں(۵)

یہ سچ ہے کہ جب وطن کی محبت بڑھ کر عشق وجنوں کی حدوں کو چھونے لگتی ہے تو اہلِ جنوں لیلائے وطن کی خاطر قریہ قریہ، نگری نگری محبت اور عشق کے گیت الاپتے نظر آتے ہیں۔ ہمارے اردو ادب میں متعدد شعرا وادبا ایسے ہیں جنھوں نے وطن کی محبت اور آزادی کے گیت گائے ہیں۔ مولانا ظفر علی خان، حسرت موہانی، شمع افروز زیدی، مسعود اختر جمال، حکیم محمد مصطفٰی خان، ساغر نظامی، فراق گورکھپوری، علی سکندر جگر مراد آبادی، افسر میرٹھی، علی سردار جعفری، اسرار الحق مجاز، علامہ اقبال، جوش ملیح آبادی، حفیظ جالندھری، حفیظ ہوشیار پوری، اکبر الہ آبادی، اختر شیرانی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی اور اسی قبیل کے اور بہت سارے شعرا ہیں جنھوں نے وطن کی آزادی اور محبت کے گیت الاپے ہیں۔

آزادی ایک ایسی لازوال دولت ہے جس کی حیثیت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ فراق گورکھپوری کی نظم ''نغمۂ آزادی'' ملاحظہ کیجیے:

مری صدا ہے گل شمع شام آزادی
سنا رہا ہوں دلوں کو پیام آزادی

فضائے شام و سحر میں شفق جھلکتی ہے
کہ جام میں ہے نئے لالہ فام آزادی
ہمارے سینے میں شعلے بھڑک رہے ہیں فراقؔ
ہماری سانس سے روشن ہے نام آزادی(۶)

ایک جگہ پر مسعود اختر جمال ''کسانوں کا گیت'' کے عنوان سے ایک نظم جس میں اپنی دھرتی کی محبت اور آزادی کے حوالے سے والہانہ عقیدت کا اظہار ہے۔ان کے کلام میں امرت بادل، پربت، چھب، دھرتی، گگن، جیون ساگر اور سنسار جیسے ہندی الفاظ کا استعمال بھی نظر آتا ہے:

امرت بادل بن کے اٹھے ہیں پربت سے ٹکرائیں گے
کھیتوں کی ہریالی بن کر چھب اپنی دکھلائیں گے
دنیا کا دکھ سکھ اپنا کر دنیا پر چھا جائیں گے
ذرہ ذرہ اس دھرتی کا آج گگن کا تارا ہے
یہ دھرتی یہ جیون ساگر ، یہ سنسار ہمارا ہے(۷)

ڈاکٹر شمع افروز زیدی وطن کی آزادی کی دھن اور لگن کے ساتھ ساتھ سینکڑوں جانوں کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے دیس کی آزادی کے لیے دعا گو ہیں:

ہم کو ایک دھن تھی لگن تھی کبھی آزادی کی
نذر کیں سینکڑوں جانیں اسی آزادی کی
جب ملی ہے ہمیں یہ روشنی آزادی کی
اِک دعا مانگی تھی اس دیس کی آزادی کی(۸)

حکیم مصطفٰی خان وطن کی آزادی کا مقام متعین کرتے ہوئے آزادی کا گیت گاتے نظر آتے ہیں:

مقام حق ہے بلاشک مقام آزادی
بلند عرش سے بھی کچھ ہے بام آزادی
نہ ہو سکے گا کبھی محترم جہان میں تو
جو تیرے دل میں نہیں احترام آزادی(۹)

انسان کو جس طرح اپنے ملک اور گھر سے محبت ہوتی ہے بعینہٖ چرند پرند کو بھی اپنے وطن سے لگاؤ اور چاہت ہوتی ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں میں جذبہ حب الوطنی موجود تھا ان قوموں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔جب کسی قوم نے دوسری قوم پر حملہ کیا تو وہ اس کے خلاف سینہ سپر ہوگئی۔ہٹلر نے بھی اپنی قوم کو اسی طرح متحد کیا تھا۔کشمیری اور فلسطینی نہتے ہونے کے باوجود جذبہ

حب الوطنی سے سرشار ہو کر اپنی آزادی اور بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں اور اپنے وطن کو کسی بھی صورت غیروں کے زیر تسلط نہیں دیکھنا چاہتے۔ حبِ وطن کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے وسیع تر ملکی مفاد کو اپنے ذاتی اور انفرادی مفاد پر ترجیح دیں اور اس کے استحکام اور بقا کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیں کیوں کہ یہ آزادی کی نعمت ہمیں بڑی مشکلوں سے حاصل ہوئی تھی۔ مولانا ظفر علی خان اپنے وطن کی محبت، اس کو سنوارنے اور اسے خوب سے خوب تر بنانے کے عزم کے حوالے سے لکھتے ہیں:

وطن کو میں چمنستاں بنا کے چھوڑوں گا

اور اس کی صبح کو خنداں بنا کے چھوڑوں گا (۱۰)

جوش ملیح آبادی وطن کی محبت اور آزادی کے گیت گاتے ہوئے یہ بتاتے ہیں کہ آسمان سے یہ صدا آ رہی ہے کہ آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ آزادی کا ایک پل غلامی کی حیاتِ جاوداں سے کہیں بہتر ہے:

سنو اے بستگانِ زلف گیتی ندا کیا آ رہی ہے آسماں سے؟

کہ آزادی کا اِک لمحہ ہے بہتر غلامی کی حیاتِ جاوداں سے (۱۱)

آزادی ایک ایسی لازوال دولت ہے جس کی حیثیت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ روح کی شادابی تین تصورات سے عبارت ہے۔ عشق، ایمان اور حب الوطنی۔ ہمیں آزادی کی قدر کرنی چاہیے کیوں کہ ہم نے یہ ملک بے شمار مشکلات، بے پناہ کاوشوں اور متعدد قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ وطن کے حصول اور آزادی کے لیے ہمیں لاکھوں جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑا۔ ناتھن ہیل (Nathan Hale) کا قول ہے:

I regret that I only have one life lose for my country.

''مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس وطن پر نچھاور کرنے کے لیے

صرف ایک زندگی ہے۔'' (۱۲)

وطن کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جو کوئی بھی ہو، جس شعبے میں بھی ہو وہ اپنے پیشے سے مخلص ہو اور پورے اخلاص سے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے۔ انجینئروں کو چاہیے کہ وہ اپنے ملک کے لیے نئی نئی ایجادات کریں، ڈاکٹروں کو چاہیے کہ وہ اپنے ہم وطنوں کے دکھ درد کا مداوا کریں، طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام پر توجہ علمی و ادبی سرگرمیوں پر مرکوز کریں، اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس کو پیغمبری پیشہ جان کر درس و تدریس کا کام خوب صورت اور اعلیٰ انداز سے سرانجام دیں اور اپنے تلامذہ میں حب الوطنی کے جذبات کو مزید تقویت دیں یہاں تک کہ مزدوروں کو بھی اپنے وطن کی تعمیر و ترقی کی غرض سے اپنے فرائض بخوبی سرانجام دینے چاہییں اس طرح ہم تمام ممکنہ مشکلات اور چیلنجوں کا سامنا کر کے اپنے وطن کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔ بقول میر سید نذیر حسین ناشاد:

جنت سے کہیں بڑھ کے حسیں میرا وطن ہے
ہمسر ہے فلک کی جو زمیں میرا وطن ہے(۱۳)

ہمارا ملک چوں کہ لا اِلٰہ الا اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا جو ایک اسلامی، نظریاتی اور مثالی ملک ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس میں اسلامی نظام رائج ہو۔ اسلامی روایات، اقدار اور اسلامی تہذیب و ثقافت کا دور دورہ ہو تبھی ہم خوش حال اور ترقی یافتہ پاکستان کا خواب پورا کر سکتے ہیں جس میں ہر محبِ وطن آزادی کا گیت گا سکے۔ احمد ندیم قاسمی اپنے وطن کی آزادی، محبت اور ترقی کا گیت دعائیہ انداز میں گاتے ہیں:

خدا کرے کہ مری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
جہاں جو پھول کھلے، کھلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو(۱۴)

حوالہ جات

۱۔ ساغر نظامی، مشعلِ آزادی، حصہ اوّل، نئی دہلی: پبلشرز ڈویژن وزارتِ اطلاعات، فروری، ۱۹۸۰ء، ص:۱۶

۲۔ طفیل ہوشیار پوری، اردو چھٹی جماعت کے لیے، لاہور: چودھری غلام رسول اینڈ سنز، ۲۰۱۸ء، ص:۷۰

۳۔ ابن ہشام، سیرت النبی ﷺ: جلد دوم، لاہور: اسلامی کتب خانہ، س ن، ص:۹۶

۴۔ علامہ اقبال، کلیاتِ اقبال، ا، نظم (طلوع اسلام)، لاہور، مکتبہء جمال، ۲۰۱۲ء، ص:۲۷۹

۵۔ حبیب موسوی، نظم (وطن کی محبت)، مشمولہ: آزادی کی نظمیں از سبطِ حسن، لکھنو، حلقہ ادب، ۱۳ مارچ، ۱۹۴۰ء، ص:۸۸

۶۔ فراق گورکھپوری، نظم (نغمہ آزادی)، ایضاً ص:۲۷

۷۔ مسعود اختر جمال، کاروانِ آزادی، الہ آباد، اسرار کریمی پریس، ۱۹۸۲ء، ص:۶۷

۸۔ شمع افروز زیدی ڈاکٹر، گل دستہ، دہلی، اردو اکادمی، اگست ۱۹۹۱ء، ص:۷۷

۹۔ مصطفےٰ خاں، حکیم، نظم (پیامِ آزادی) مشمولہ: نغمہ آزادی از علی جواد زیدی، یوپی، پبلی کیشنز بیورو محکمہ اطلاعات، ۱۰ مئی ۱۹۵۷ء، ص:۳۷

۱۰۔ ظفر علی خان، مولانا، (نظم) مشمولہ: آزادی کی نظمیں، ایضاً ص:۳۶

۱۱۔ جوش ملیح آبادی، ایضاً ص:۵۵

12. Nathan Hale, One dead Spy, New York, Amulet Books, 2012, P:9

۱۳۔ نذیر حسین ناشاد، سید میر، دیوان ناشاد، نظم (میرا وطن)، نیو دہلی، نیو بک سوسائٹی آف انڈیا، ۱۹۶۶ء، ص:۳۷۵

۱۴۔ احمد ندیم قاسمی، ندیم کی نظمیں، نظم (وطن کے لیے ایک دعا)، جلد اول، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء، ص:۹۰